ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے دینی تحریفات

حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی

بروز جمعہ اخبار جنگ کی اشاعت مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۶۶ء کے پرچہ میں اسلامی ریسرچ اکیڈمی کے ڈائریکٹر فضل الرحمٰن کی ایک تجویز اور ان کا ایک بیان نظر سے گذرا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے ایسے بیانات یا تحریفات دین قابل تعجب تو نہیں کیونکہ یہ عیب ان کا ایک مرض کہنہ ہو چکا ہے۔ اس تجویز میں انہوں نے زکوٰۃ کو محض ایک سرکاری اور انتظامی قسم کا ٹیکس قرار دیتے ہوئے اس کی شرح میں اضافہ کی سفارش کی ہے۔ اور کہا کہ یہ ٹیکس بنیادی طور پر اس لئے وضع کیا گیا تھا کہ ملک کی مختلف ضروریات پر صرف کیا جا سکے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں پر شرح میں اضافہ کے ساتھ زکوٰۃ عائد کرنے کی ضرورت ہے۔

اور یہ بھی کہا کہ مولویوں نے اس سوال پر سرکاری حلقوں کو موثر طور سے اپنے حق میں ہموار کر رکھا ہے۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موصوف زکوٰۃ کے شرعی اور فقہی مفہوم سے اس قدر بھی واقفیت نہیں رکھتے جس قدر کہ فقہ کا ایک مبتدی طالب علم ہی رکھتا ہو۔ اور نہ ہی ان کو یہ خبر ہے۔ کہ زکوٰۃ کا مصرف کیا ہے۔ مقام حیرت و افسوس ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کو جب اتنی بھی خبر نہیں کہ زکوٰۃ ایک ٹیکس ہے۔ یا اسلام کے بنیادی ارکان میں نماز کی طرح ایک رکن عظیم اور اہم ترین عبادت ہے تو ان کو ضرورت کیا پیش آئی تھی۔ کہ اس قسم کی تحقیق و تدقیق میں لگیں۔ انسان کو چاہئے کہ بات ایسے موضوع پر کرے جس کی اسے کچھ خبر بھی ہو جسطرح نماز بنیاد اسلام ہے۔ اور ایک عبادت مخصوصہ کا نام ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ بھی ایک فریضۂ متعینہ اور عبادت الٰہیہ ہے جس میں ذرہ برابر تغیر تبدل اسی درجہ کی ضلالت و گمراہی و تحریف دین ہے، جو فرائض صلوٰۃ کی ہیئت میں تغیر و تبدل کرنے کی ہو۔

موصوف نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ اپنے ملحدانہ خیال کو قرآن پاک کی طرف منسوب کرنے

میں کوئی جھجک نہ محسوس کی بلکہ اس سے آگے بڑھ کر سود کے جواز کا بھی حسب سابق فتویٰ صادر کر ڈالا جس کی حرمت پر تمام امت مسلمہ کا ایمان ہے۔ دائرہ اسلام میں رہنے کا دعویٰ کرتے ہوئے سود جیسی حرام در حرام چیز کو جائز کہہ دینا نہایت ناپاک جسارت اور دیدہ دلیری ہے۔ سود کی حرمت دنیا جانتی ہے۔ جس کو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت نے زنا چوری اور قتل نفس کی طرح ناپاک، اور حرام اور اسلامی معاشرت کا بدترین جرم قرار دیا ہے۔ اسی پر تمام امت اسلام لائی ہے۔ اور اسی پر اس کا ہمیشہ ایمان قائم رہے گا۔

اسلام پر یہ عمل جراحی اور آپریشن ڈاکٹر صاحب کا پرانا شیوہ ہے۔ اسی کو آج بھی انہوں نے دہرایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب تک مسلمانوں کا ایمان قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ مبارک پر ہے۔ کوئی بھی مسلمان ان کی یہ باتیں سننا گوارا نہیں کر سکتا سود کی حرمت قرآن کریم کا صریح واضح اور اٹل قانون ہے۔ اور اللہ رب العزت کا محکم فیصلہ ہے۔ جس کو ایک ڈاکٹر تو کیا لاکھوں جراح الاسلام بھی مل کر ذرہ برابر بھی نہیں بدل سکتے۔ پھر ذرا اس جرأت مجرمانہ کا اندازہ فرمایا جائے کہ ڈاکٹر صاحب ان علماء اسلام کو جو آج تک اسلامی اصولوں کی حفاظت پر اپنی زندگیاں قربان کرتے چلے آئے ہیں۔ عام مسلمانوں سے غداری کا مرتکب ٹھہراتے ہوئے اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے کی ایک اور ناپاک جسارت کر رہے ہیں۔ اس کا یہ غیظ و غضب اسی بنا پر ہے۔ کہ ان علماء نے مسلمانوں کے لئے سود جیسی حرام چیز کے جواز کا راستہ کیوں نہیں نکالا۔ چنانچہ اس پر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اور قدیم مکتب فکر کا اختیار کردہ موقف قرآن مقدس کے احکامات کے صریح منافی ہے۔ اور کہا کہ یہ مذہب کی اسپرٹ کے منافی نہیں ہے اور اس کا جواز موجود ہے۔ اور اس سوال پر مذہبی لیڈروں نے غلط تاویل کی ہے۔ کیونکہ قرآن سود جارج کرنے کے سوال پر خاموش ہے۔ مذہبی لیڈروں نے جدید حالات میں اسلام کی تاویل پیش نہ کر کے عوام سے زبردست غداری کی ہے۔ (بحوالہ اخبار جنگ ۲۱ مئی ۱۹۶۶ء) افسوس ڈاکٹر صاحب ایک اسلامی ملک میں رہتے ہوئے کھلم کھلا اسلام کے بنیادی اصول مسخ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور جو علماء بقول ان کے مذہبی لیڈر سود کے جواز کے کوئی تاویل نہیں تلاش کرتے وہ عوام سے زبردست غداری کر رہے ہیں۔ ان علماء پر ان کا یہ غیظ و غضب سوائے اس کے اور کسی وجہ سے معلوم نہیں ہوتا کہ یہ علماء الحاد اور تحریفات دین

کی چالیں اس ملک میں آزادی کے ساتھ نہیں چلنے دیتے۔ اس کے سوا اور کوئی تصور ان علماء کا معلوم نہیں ہوتا۔ ہمیں تو یہ توقع نہیں ہونی چاہیئے تھی کہ جس ملک کی بنیاد اور تعمیر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ہے۔ اسی ملک میں کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کے مقابلہ میں کھلم کھلا باغیانہ جسارت ——— اور ناپاک جرأت اختیار کر سکے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ سود چارج کرنے کے سوال پر قرآن خاموش ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے قرآن پڑھا ہی نہیں۔ اگر پڑھتے تو کلام اللہ میں ان کو یہ آیت بھی ملتی احل اللہ البیع وحرم الربوا۔ اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔ اور یہ آیت بھی وہ پاتے: یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس سود کو بھی چھوڑ دو جو (زمانہ جاہلیت کے سود میں سے) باقی رہا ہو۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ پس اگر تم نے یہ نہ کیا تو بس اعلان سمجھ لو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑائی کا۔ (بقرہ) اور اگر ڈاکٹر صاحب نے تفسیر کی کوئی کتاب دیکھی ہوتی تو ان آیات کی تفسیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک بھی ملتا۔ عن جابرؓ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربوٰ وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وقال ھم سواءٌ۔ (صحیح مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے پر اور اس کے کھلانے والے پر اور لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں۔ عن عبد اللہ بن حنظلۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درھم ربوٰ یاکلہ الرجل وھو یعلم اشد من ستۃ وثلثین زنیۃ۔ (رواہ احمد بیہقی) ایک درہم سود کا جو انسان کھائے درآنحالیکہ وہ اس کو جانتا ہے۔ کہ یہ سود ہے چھتیس ۳۶ زنا سے بھی زیادہ سخت اور بدتر ہے تفصیل کے لئے آیات و روایات کلام اللہ و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمائی جائیں۔

ڈاکٹر صاحب کے اس قسم کے بیان کے بعد اسلامی اصول و قوانین کی رو سے ڈاکٹر صاحب کا کیا مقام ہو سکتا ہے؟ اس بدنصیب اسلامی ریسرچ اکیڈمی کے ان ڈائرکٹر صاحب نے امریکہ کی ایک یونیورسٹی کی مذاہب کانفرنس میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے خود ہی اپنا مقام تجویز کر لیا تو ہم کو یہ کہہ دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ اپنا نام اہل اسلام کی فہرست

میں شمار کرانے کے بجائے اسی مذہب میں تشریف لے جائیے۔ یعنی تشریف لے جانے کا اعلان کر دیجئے جس کو آپ اس صدی کا کامیاب مذہب تصور کر رہے ہیں۔ اس تکلف کی کوئی ضرورت نہیں کہ آپ اپنا نام مسلمان ظاہر کرتے رہیں۔ اور کمیونزم کو کامیاب مذہب قرار دیتے رہیں۔ اگر آپ نے یہ بات (جو جنگ کی اشاعت ۱۲ مئی صفحہ ۱۰ پر ہے) بحالت ہوش وحواس کہی ہے۔ تو پھر ہم کو یہ کہنے کی اجازت دی جائے۔ کہ آپ علی الاعلان اس مذہب میں جو آپ کو کامیاب معلوم ہو رہا ہے۔ شمولیت فرمالیں۔ افسوس کہ یہ بد نصیب اسلامی ریسرچ اکیڈمی کے ڈائریکٹر کے خیالات ہیں جن کو دیکھ کر یقین نہیں کیا جا سکتا کہ کسی مسلمان کے زاویہ خیال میں ایسے تصورات آسکتے ہیں۔ اسلام مسلمانوں کی بیش بہا متاع ہے۔ مسلمان ہر نقصان گوارا کر سکتا ہے لیکن اس کو یہ چیز ہرگز گوارا نہیں ہو سکتی کہ امت محمدیہ میں شمار ہونے والا کوئی فرد یا جماعت یہودیوں کی طرح دین میں تحریفات کرتی رہے۔ اور من مانی تاویلوں سے شریعت کو بازیچہ طفلاں بنا دے اس لئے ہر پاکستانی مسلمان پر یہ لازم ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی اس تجویز اور بیان سے جو غم وغصہ عام مسلمانوں میں پیدا ہوا اس سے حکومت کو مطلع کرے اور اس بات کی درخواست کرے کہ اسلامی مشاورتی کونسل ایسے جید اور مستند علماء اسلام پر مشتمل ہو جن کی علمی وعملی زندگی اسلام کی ترجمانی کرتی ہو۔ ان کے علوم کا سرچشمہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہو۔ عامۃ المسلمین ان کے علم وتقویٰ اور علوم قرآنیہ حدیث وتفسیر اور فقہ اسلامی میں ان کی مہارت وتبحر پر اعتماد کرتے ہوں اور عام مسلمان ان کے فتویٰ اور ان کے قول کو حجت سمجھتے ہوں اور اس پر عمل کرتے ہوں نہ یہ کہ اس کونسل کا ڈھانچہ ایسے افراد پر مشتمل ہو جن کی تحقیقات وتدقیقات یورپ وامریکہ کے درس سے حاصل کردہ اور ان کے دسترخوان پر پڑے ہوتے چند پس خوردہ ٹکڑے ہوں ——

ہمیں امید ہے۔ کہ بہت جلد ان جذبات کو حکومت تک پہنچایا جائے گا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے الفاظ سے ہمیں سخت رنج وغم ہے جو انہوں نے علماء اسلام اور اسلام کے حق میں کہے۔ ان کا یہ طرز یقیناً اس بات کا موجب ہے۔ کہ ان کو بلا کسی مہلت کے اس بورڈ سے الگ کیا جائے اور حکومت ان کو اس بات پر مامور کرے۔ کہ وہ ان دل خراش باتوں پر مسلمانوں سے معافی مانگے۔ یہ ایک دینی فرض تھا جس کی طرف متوجہ کر دیا گیا۔ حق تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت فرمائے اور زائغین وملحدین کے فتنوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ والسلام